جلد ۴۸/۱۳ | ۲ شہادۃ ۱۳۳۸ ھش | ۲ اپریل سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے خاص دعائی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور پاؤں میں درد کے باعث کافی دنوں سے ناساز چلی آرہی ہے۔ گو پہلے کی نسبت خفیف سا افاقہ ہے۔ تاہم ابھی مکمل آرام نہیں آیا ہے۔ احباب آخری عشرۂ رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

انکم ٹیکس ادا کرنیوالے متوسط طبقہ کا بوجھ ہلکا کر دیا گیا۔ کاروباری منافع ٹیکس ختم

کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ مرکز کے عبوری بجٹ میں دو لاکھ روپے کی بچت

کراچی یکم اپریل۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل اپریل مئی اور جون کے لئے عبوری بجٹ پیش کرتے ہوئے کوئی نیا ٹیکس عائد کئے بغیر موجودہ ٹیکسوں میں متعدد رعایتوں کا اعلان کیا۔ چنانچہ اس وقت انکم ٹیکس دینے کے لئے کم از کم سالانہ آمدنی کی حد پانچ ہزار روپے مقرر ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے یہ حد چھ ہزار روپے مقرر کر دی گئی ہے۔ اسی طرح آئندہ کسی شخص یا ادارہ سے اس کی مجموعی آمدنی کی تین چوتھائی سے زائد رقم ٹیکسوں کی شکل میں وصول نہیں کی جائے گی۔ اب تک بعض اداروں سے ان کی آمدنی کا اٹھانوے فی صد ٹیکسوں کی صورت میں وصول کیا جاتا رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے کاروباری منافع ٹیکس ختم کر کے اس کا ایک حصہ بنیادی ٹیکس میں ڈال دیا ہے یکم اپریل ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہونے والی صنعتیں دو سال تک ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہوں گی۔ بشرطیکہ نئی صنعتیں ملک میں دستیاب ہونے والا خام سامان استعمال کریں۔ وہ لمیٹڈ کمپنیوں کے طور پر کام کریں۔ ان کا ادا شدہ سرمایہ دو لاکھ روپے سے کم نہ ہو۔ اور دو سال میں ان صنعتوں کا جتنا منافع ہو۔ اس کا ۶۰ فیصدی پھر انہی صنعتوں میں لگا دیا جائے۔

وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا۔ اس کے مطابق یکم اپریل سے ۳۰ جون ۱۹۵۹ء تک آمدنی کا تخمینہ ۵۳ کروڑ ۱۹ لاکھ روپے اور خرچ کا تخمینہ ۳۵ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے ہے۔ اس طرح نئے عبوری بجٹ میں دو لاکھ روپے کی معمولی بچت دکھائی گئی ہے۔ سرمایہ کی مد میں ۴۴

۴۴ آمدنی کا اندازہ ۳۵ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے اور خرچ کا اندازہ بھی اسی قدر ہے۔ اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے بجٹ میں پندرہ کروڑ چودہ لاکھ روپے صوبوں کو قرض یا امداد کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس میں سے مغربی پاکستان کو سات کروڑ ۷ لاکھ اور مشرقی پاکستان کو سات کروڑ ستانوے لاکھ روپے ملیں گے۔

تبت میں چینی فوجیں باہر جانیوالے راستوں کو مسدود کرنے میں مصروف ہیں

دلائی لامہ کو فرار ہونے سے روکنے کی سر توڑ کوشش

نئی دہلی یکم اپریل۔ ہندوستان کے سرحدی دیہات سے جو خبریں یہاں پہونچی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ تبت میں چینی فوجیں ان تمام راستوں کو بند کرنے میں مصروف ہیں۔ جن سے گزر کر دلائی لامہ تبت سے فرار ہونے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ چینی فوج کی کوشش یہ ہے۔ کہ وہ کسی قیمت پر بھی ملک سے فرار نہ ہو سکیں۔ فوج دلائی لامہ کو تلاش کرنے کے سلسلہ میں ہوائی جہازوں سے بھی کام لے رہی ہے۔ اور چھاتہ فوج کے ایک حصہ کو اس کام پر متعین کیا گیا ہے۔

مشرقی پاکستان کا عبوری بجٹ

۶۰ ہزار روپے کی بچت

ڈھاکہ یکم اپریل۔ گورنر مشرقی پاکستان نے اپریل سے جون ۱۹۵۹ء تک کے عبوری بجٹ کی منظوری دے دی ہے۔ اس بجٹ میں ساٹھ ہزار روپے کی معمولی بچت دکھائی گئی ہے صوبائی گورنر مسٹر ذاکر حسین نے کل ایک نشری تقریر میں نئے عبوری بجٹ کا اعلان کیا۔ اس بجٹ کے مطابق آمدنی کا تخمینہ ۷ کروڑ ۸۴ لاکھ ۹۸ ہزار روپے اور اخراجات کا اندازہ ۷ کروڑ ۸۴ لاکھ ۳۸ ہزار روپے ہے۔

صوبائی بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا۔ گورنر نے جو فنانس آرڈیننس جاری کیا ہے اس کے مطابق موجودہ عارضی ٹیکس جاری رہیں گے ہیں۔

ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کیخلاف مہم

لائل پور یکم اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے ضروری اشیاء خصوصاً اشیائے خوردنی کی ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کرنے والے عناصر کے خلاف زبردست مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ جن لوگوں پر چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کا شبہ ہوگا۔ ان کی دوکانوں پر خاص چھاپے بھی مارے جائیں گے۔

مراکش اور تونس میں معاشی تعاون

رباط یکم اپریل۔ مراکش اور تونس نے گزشتہ رات چھ سمجھوتوں پر دستخط کئے۔ جن کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے سے ثقافتی اقتصادی ۴ اور فنی تعاون کریں گے۔

روس میں عراقی ڈاکٹروں کی تربیت

ماسکو یکم اپریل۔ عراق اور روس کے درمیان فنی اور اقتصادی تعاون کے حالیہ سمجھوتے کے تحت عراقی ڈاکٹر روس جا کر وہاں کے ہسپتالوں اور طبی اداروں میں عملی تربیت حاصل کریں گے عراقی وزیر صحت نے بتایا ہے کہ روس کی مدد سے عراق میں پنسلین اور دوسری دوائیں تیار کرنے کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا جائے گا۔

— لاہور ۳۱ مارچ۔ ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج لاہور بنگلہ نمبر ۲۳ لارنس روڈ سے پرانے سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے

مسجد مبارک ربوہ میں درس قرآن مجید

ربوہ یکم اپریل۔ مسجد مبارک میں نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کا جو خصوصی درس شروع ہوا تھا اس کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ برابر جاری ہے کل اسی سلسلہ میں محترم جناب صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نے سورۂ محمد سے درس شروع فرمایا۔ آپ سورۂ احقاف تک درس دیں گے۔ اس سے قبل جو علماء کرام اور دیگر اصحاب اپنے اپنے حصہ کا درس مکمل کر چکے ہیں۔ ان میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب شامل ہیں۔ ان میں سے مکرم صاحبزادہ صاحب نے (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

عزیز مرزا اظفر احمد سلمہ کیلئے دعا کی تحریک

محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ

عزیز مرزا اظفر احمد سلمہ جو میرے داماد اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے لڑکے ہیں۔ اور ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں ملازم ہیں۔ ان کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ آجکل بہت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اور ایک کیس کے سلسلہ میں سخت پیچیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ اور خطرہ درپیش ہے۔ احباب کرام عزیز موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ مرزا عزیز احمد ربوہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ ۲ اپریل ۱۹۵۹ء

مردانِ کار کی تلاش

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی نے اسلامی دعوت کے اعادہ کے لئے ایسے مردانِ کار کی خواہش ظاہر فرمائی ہے جو صرف اسی دعوت کے ہو رہیں۔ اپنا علم اپنی صلاحیتیں اور اپنا مال و متاع اس کے لئے وقف کر دیں وغیرہ وغیرہ اس میں کیا شک ہے کہ کسی مہم کے چلانے کے لئے ایسے ہی مردانِ کار کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنا سب کچھ اس مہم میں لگا دیں۔ دنیا کی کوئی تحریک ایسی نہیں ہے جس نے ذرا بھی کامیابی کا منہ دیکھا ہے۔ اور جس کے لئے اس کے داعیوں نے اپنا سب کچھ نہ لگا دیا ہو۔ اسلام کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں ہزار بلکہ لاکھوں لاکھ نیک اور مخلص اسلام نے اپنی زندگیاں اسلام کی اشاعت میں خرچ کر دیں اور تب کہیں جا کر اسلام دنیا میں اپنی وہ پوزیشن حاصل کر سکا جو اس کو حاصل ہوئی ہے۔

اس لئے فاضل مضمون نگار کی یہ خواہش بے جا نہیں ہے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ خواہش ملتوں سے خواہش ہی کی صورت میں چلی آتی ہے۔ ابھی تک اس کو سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی جامہ عمل نہیں پہنا سکا ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی رسالہ "فتح اسلام" ہی سے حوالے دیتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو گا کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شروع ہی میں ایسے ساتھی عطا فرمائے ہیں۔ جن کو مردانِ کار کہنا بے جا نہیں ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس شکر کے ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ محبت اور اخلاص کے رنگ میں ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی وجہ سے نور دین ہے۔ میں ان کی بعض خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے۔ اس کے تصور سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں اور اگر میں اجازت دیتا۔ تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں۔ تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور دین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں

مولانا مرشدنا۔ امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب! میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں۔ اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفا دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو۔ تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں۔ اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں۔ اور اس کی راہ میں جان دوں میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے۔ تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں۔ تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں۔ کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیرو مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے۔ اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو۔ وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے۔ اور سب کچھ اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرمائیے۔ کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جاں نثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے ان سے بڑھ کر ان کے حال سے۔ ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کامل سے چاہتے ہیں۔ کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے۔ اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۹ تا ۶۲)

ہم نے صرف بطور نمونہ کے صرف ایک عظیم شخصیت کے متعلق یہ حوالہ یہاں نقل کیا ہے۔ ورنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ میں اور بھی کئی ایک دوستوں کی مثال پیش کی ہے۔

یہ اصحاب عظیم ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد میں اپنے مال۔ اپنے علم اور اپنا سب کچھ صرف کر دیا ہے۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک سینکڑوں نہیں ہزاروں فدائیانِ اسلام احمدیت پیدا کر رہی ہے۔ جو اپنے گھر بار چھوڑ کر ساری دنیا کے کناروں پر پھیل گئے ہیں۔ جن کو سوائے تبلیغ اسلام کے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ بہت تھوڑے گزارے لے کر جن کا ذکر بھی آجکل کے زمانہ میں شاید مضحکہ خیز ہے اللہ تعالےٰ کا پیغام دنیا کو پہنچا رہے ہیں۔ خود فاضل مضمون نگار کے الفاظ میں جماعت احمدیہ ہی وہ گروہ ہے یعنی

"عالم اسلامی کے درد کی دوا آج وہ گروہ ہے۔ جو خواہشات سے بلند اور داعیانہ بے غرضی کا پیکر ہو ہر اس بات سے دامن بچائے جس سے وہم بھی ہو سکتا ہو۔ کہ اسے دنیا کی طلب ہے یا اس کا مطمح نظر اپنے لئے اپنی پارٹی کے لئے یا اپنے خاندان کے لئے حکومت و اقتدار کا حصول ہے۔"

الغرض فاضل مضمون نگار جن مردانِ کار کی تلاش میں ہیں۔ وہ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے موجود ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ وہ الحاد اور فلسفہ کے گڑھوں میں جا کر حملہ کر رہے ہیں۔ جس الحاد اور فلسفہ نے مسلمانوں کے دلوں پر چھاپہ مارا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلامی تعلیمات کے بل بوتے پر ان کو شکست دے رہے ہیں۔ اور سوچنے والے ابھی سوچ ہی میں پڑے ہیں۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرسِ کارواں رہے

مسیح موعودؑ

اور جب پھیل گئے کون و مکاں پر آخر
ظلمتِ شب کے سیاہ فام گھنیرے سائے

اور جب رنج و غم و یاس کے گہرے بادل
چھا گئے سارے امیدوں کے جہاں پر آخر

اور جب بجھ گئے ہنستے ہوئے تاروں کے کنول
ماہ رمضان میں جب شمس و قمر گہنائے

دل نے دیکھا جو یہ منظر تو بہت گھبرایا
اک نیا چاند اسی لمحہ اُفق سے نکلا

اس کے آنے سے اندھیرے کی قبا چاک ہوئی
حسرت و یاس کی نہ گہری ردا چاک ہوئی

وہ نیا چاند محمدؐ کی صداقت کی دلیل
جس کے پرتو سے منوّر ہے فلک کی قندیل

قاصد ظریف

درخواستِ دُعا

میرے بیٹے شیخ لطف الرحمٰن صاحب سلمہ کراچی کے سب بچوں کو قریباً اڑھائی ماہ سے کالی کھانسی کی تکلیف ہے۔ اسی طرح میرے بیٹے شیخ لطیف الرحمٰن سلمہ لاہور کا بچہ کئی ماہ سے تا حال کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ احباب کرام سے ان بچوں کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ عظیم الرحمٰن ربوہ

رمضان المبارک کی برکات اور ارشاداتِ نبویہ

(۲)

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:۔

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین و مردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منہا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ۔ (الترمذی و ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکشوں کو زنجیر پہنا دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اخیر رمضان تک ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا۔ اس کے بالمقابل آغاز رمضان سے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ہر رات منادی ندا کرتا ہے کہ اے خیر و برکت کے طلبگار آگے آ۔ اور اے شر کے چاہنے والے بُرے کاموں سے باز آجا۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں بہت سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے۔"

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک فرض اللہ علیکم صیامہ تفتح فیہ ابواب السماء وتغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ مردۃ الشیاطین للہ فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرھا فقد حرم۔

(احمد و النسائی)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان آگیا ہے۔ یہ نہایت بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں۔ اس مہینے میں آسمانی رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ ہر سرکش شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک رات مقرر فرمائی ہے۔ جو ہزاروں مہینوں سے بھی اپنی برکات میں بڑھ کر ہے جو شخص اس کی خیر و برکت سے محروم رہ گیا وہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔"

تشریح:۔ حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رمضان کا مہینہ ایک خاص بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں مومنین کیلئے خاص مواقع مہیّا کئے جاتے ہیں۔ جن میں وہ قربِ الٰہی حاصل کر سکیں۔ اور ہر قسم کے شر سے مجتنب رہیں۔ اس مہینہ کی برکات سے حصّہ لینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان خلوص اور للّٰہیت سے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرے۔

اسلامی معاشرہ میں رمضان سے خاص انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اور روزہ دار نیکی کی توفیق پاتے ہیں۔ اور بدیوں سے بچائے جاتے ہیں۔ یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت ہی توبہ قبول کرتا ہے۔ مگر روزہ کی حالت میں انسان کے لئے قربِ الٰہی پانے کے خاص مواقع میسر آتے ہیں۔

لیلۃ القدر کی برکت بھی رمضان کی ایک خاص برکت ہے۔

۲۵ر رمضان المبارک تک چندہ وقفِ جدید ادا کرنے والے مخلصین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ر فروری ۱۹۵۹ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک فرمائی کہ:۔

"وقفِ جدید کے چندہ میں بھی ابھی دس بارہ ہزار روپے کی کمی ہے۔ دوستوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ پچھلے سال انہوں نے نسبتاً اچھا کام کیا تھا۔ اگر اس سال بھی انہیں مدو پیر مل جائے تو امید ہے کہ اگلے سال وہ اور بھی اچھا کام کر سکیں گے۔"

اس ارشاد کے پہنچنے کے بعد مخلصین جماعت نے وعدوں اور رقوم کی ترسیل کی رفتار تیز کر دی ہے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی گزشتہ سال کی نسبت وعدوں اور وصولی کی مقدار بڑھ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۲۵ر رمضان المبارک سے پہلے پہلے اپنے وقفِ جدید کے وعدے سو فیصدی ادا فرمانے کا انتظام فرمائیں۔ کیونکہ ایسے سب مخلصین جو اس تاریخ تک اپنے وعدے پورے کر چکے ہوں گے ان کے نام رمضان المبارک کی اجتماعی دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس آپ میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔

(انچارج وقفِ جدید)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمانی نشانات

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۷ر مارچ ۱۹۵۹ء

(از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اس سے پیشتر اس سلسلہ مضامین میں مَیں نے ایسے آسمانی نشانات کا ذکر کیا تھا جو براہ راست آسمان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کے ظہور کے لئے کسی انسان کو واسطہ نہ بنایا گیا تھا اب چند ایسے نشانات پیش خدمت کئے جا رہے ہیں جن میں بظاہر اللہ تعالیٰ کسی اپنے برگزیدہ مامور و مرسل کو واسطہ تو بناتا ہے مگر ان نشانات میں بھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنی جلوہ نمائی کا ایسا رنگ پیدا فرماتا ہے کہ کوئی انسان ایسے نشانات ظاہر کرنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتا۔ دراصل آسمانی نشانات ایسے ہی برگزیدہ اور مطہر وجودوں کی تائید و تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ جن کو وہ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا اور اپنی کنارِ عاطفت میں انکی تربیت و پرورش فرماتا ہے۔ اور اصلاح خلق کے لئے امام وقت بناتا ہے۔ اور وہ پاکیزہ وجود آسمانی نشانوں کی طرح خود بھی آسمانی وجود بن جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسمان پر رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

حضور علیہ السلام نشانات کے اظہار کے لئے ایک اصولی بات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

الف:۔ "خدا کے کامل مامورین کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت ہے کہ ان سے آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔" (تریاق القلوب ص۸ بڑا سائز)

ب:۔ "یقیناً یاد رکھیں کہ خدا کاذب کو وہ عزت نہیں دیتا۔ جو اس کے پاک نبیوں اور برگزیدوں کو دی جاتی ہے۔ مردارخوار کاذب کا کیا حق ہے کہ آسمان اس کے لئے نشان ظاہر کرے۔ اور زمین اس کے لئے خارق عادت اعجوبے دکھلائے۔" (سراج منیر ص۱)

ج:۔ "کبھی کسی نے سنا کہ کاذب کیلئے آسمان پر نشان ظاہر ہوتے۔" (سراج منیر ص۲)

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کامل ماموروں اور برگزیدہ بندوں کی تائید و تصدیق کے لئے براہ راست آسمانی اور زمینی نشان ظاہر فرما کر کافی ثبوت مہیا فرما دیتا ہے۔ مگر اکثر نشانات کے اظہار کے لئے وہ اپنے برگزیدہ مامورین کو اس لئے واسطہ بناتا ہے کہ تا یہ حقیقت بالکل کھل کر سامنے آجائے کہ براہ راست نازل ہونے والے نشانات کا وارث از زمان بکہ حقیقی مستحق دراصل یہی خدا تعالیٰ کا برگزیدہ امام وقت ہے نہ کہ کوئی اور۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"میں نقارہ کی آواز سے کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ سب بطور نشان امامت ہے۔ جو کچھ اس نشان امامت کو دکھلائے۔ اور ثابت کرے۔ کہ وہ فضائل میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔ میں اس کو دستِ بیعت دینے کو تیار ہوں مگر خدا کے وعدوں میں تبدیلی نہیں۔ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

(ضرورت الامام ص۲۳)

"خدا تعالیٰ نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے۔ اور مجھے بار بار الہام دیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں پس بخدا میں کشتی کے میدان میں کھڑا ہوں۔" (ضرورت الامام ص۲۳)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے پایا۔ اور اس قدر غیبی نشان دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا کے نشان بارش کی طرح میرے پر اترتے ہیں۔"

(تریاق القلوب ص۶ بڑا سائز)

نشانات کی ضرورت و اہمیت

نشانات کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

الف:۔ "کوئی مذہب بغیر نشان کے انسان کو خدا سے نزدیک نہیں کر سکتا۔ اور نہ گناہ سے نفرت دلا سکتا ہے۔"

ب:۔ "مذہب مذہب پکارنے میں ہر ایک کی بلند آواز ہے۔ لیکن کبھی ممکن نہیں کہ فی الحقیقت پاک زندگی اور پاک دلی اور خدا ترسی میسر آسکے جب تک کہ انسان مذہب کے آئینہ میں

کوئی فوق العادت نظارہ مشاہدہ نہ کرے۔

(ج) نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو۔ اور کبھی نیا یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک موسیٰ اور مسیح اور ابراہیم اور یعقوب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نئے معجزات نہ دکھائے جائیں۔

(د) نئی زندگی انہی کو ملتی ہے۔ جن کا خدا نیا ہو۔ یقین نیا ہو۔ نشان نئے ہوں۔

(ط) سچا مذہب وہی ہے۔ جس کے ساتھ زندہ نمونہ ہے۔ کیا کوئی دل اور کوئی نفس اس بات کو قبول کر سکتا ہے۔ کہ ایک مذہب تو سچا ہے۔ مگر اس کی سچائی کی چمکیں اور سچائی کے نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں"۔
اور ان ہدایتوں کے بھیجنے والے کے منہ پر ہمیشہ کے لئے مہر لگ گئی ہے"۔

(و) ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔

حالتِ زمانہ

موجودہ زمانہ میں خدا تو سی خدا شناسی خدا تعالیٰ سے محبت بالکل ختم ہو چکی تھی۔ ہر شخص دنیا کے مال و متاع اور خواہشات نفس کا غلام ہو کر رہ گیا تھا۔ زبانوں پہ مذہب اور خدا کا نام تو تھا۔ مگر اس کی حقیقت اور اس کا ثبوت موجود نہ تھا اس لئے ضرورت تقاضا کرتی تھی۔ کہ سچا مذہب اپنا تازہ ثبوت پیش کرتا چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا۔ گویا وہ آسمان سے اترے گا۔ اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا۔ اور انکار کیا گیا۔ اور چپ رہا لیکن اب نہیں چھپائے گا۔ اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی۔ کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی۔ اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے۔ لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں۔ اسلئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے۔ گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہیں۔ جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں۔ جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اور اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۶)

زمانہ کی حالت کو دیکھو۔ اور آپ ہی ایمانی گواہی دو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے۔ جس میں الٰہی مددوں کی دین اسلام کو ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی۔ اور جسقدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد کا دروازہ کھلا۔ کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ (اب تک تو کئی لاکھ ناقل) لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا"۔
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۱)

مسیح موعودؑ کا انتخاب

اللہ تعالیٰ نے جب زمانہ کی حالت کو دیکھا۔ تو اصلاح خلق اور خدا تعالیٰ کی جلوہ نمائی کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چنا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔ اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے۔ جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سو اے حق کے طالبو۔ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

(باقی)

اپنے ہاں مجالس انصار اللہ قائم کیجئے

مجلس انصار اللہ کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اراکین انصار اللہ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصۃً دینی مقصد مجالس انصار اللہ کے سامنے ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی پرزور گزارش ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرما دیں اور ان میں سے کسی دوست کا بطور زعیم انتخاب کر کے اپنی گرانقدر رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

۱۱ مئی ۵۹ء کے الفضل میں محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کے لیکچر کی قسط دوم شائع ہوئی ہے۔ اس میں محترم قاضی صاحب موصوف نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ مسلمانوں کو ایک کامل کتاب دے کر "اھدنا" کی دعا کیوں سکھلائی کہ اے اللہ ہمیں ہدایت دے۔ مکرم قاضی صاحب نے جو جواب دیا وہ نہایت ہی عمدہ ہے۔ میں اس وقت حافظ روشن علی صاحب مرحوم اعلی اللہ درجاتہ فی الجنۃ کی ایک تشریح اس آیت کے متعلق درج ذیل کرتا ہوں۔ حضرت حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ دعا تمام مسلمان کرتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہؐ اور صحابہؓ بھی کرتے تھے اور ساری عمر کرتے رہے۔ کیا ان کو ہدایت نصیب نہ ہوئی تو فرمایا کرتے تھے کہ اس کے دو جواب ہیں

ایک جواب تو یہ ہے کہ اِھدنا میں جو ہدائت کا لفظ ہے اس کے تین معنی ہیں (۱) راستہ دکھانا (۲) راستہ پر چلانا اور (۳) منزل مقصود تک پہنچانا۔ منجد جو عربی لغت کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے اس میں بھی یہ معنے تحریر ہیں۔ پس جو لوگ "اھدنا" کی دعا کرتے ہیں تو اس میں تینوں معانی مطلوب ہوتے ہیں۔ اگر اھدنا کی دعا کے ماتحت کسی شخص کو سیدھا راستہ تو معلوم ہو گیا لیکن ابھی سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق نہیں ملی تو یہ دعا سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق کے لئے جاری رہے گی۔ اور اگر ایک شخص کو رہنمائی بھی مل گئی اور سیدھے راستہ پر چلنا بھی شروع کر دیا۔ تو پھر منزل مقصود پر پہنچنے کا سوال ہوگا اور اس کے لئے دعا ہوتی رہے گی۔ اور اگر کوئی ایک حد تک منزل مقصود تک پہنچ جائے تو بھی یہ دعا جاری رہے گی۔ کیونکہ منزل مقصود کے درجات کی کوئی حد نہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کہ جو لوگ ہمارے بارہ میں کوشش کرتے رہتے ہیں ہم ضرور ان کی اپنے راستوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس آیت نے بتا دیا کہ جیسے خدا تعالیٰ کی ہستی غیر محدود ہے اسی طرح اس تک پہنچنے کے بھی غیر محدود درجات ہیں۔ اور ایک مومن ولی اور خدا کا نبی خواہ کتنے بڑے انعام اور درجہ پر پہونچ جائے پھر بھی خدا تعالیٰ کے ہاں درجات کی کمی نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ کو بہت بلند مقام حاصل ہے اور ہر روز اور ہر لمحہ آپ کی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں جو درجات ہیں وہ ختم ہو گئے ہیں اور اب آگے ترقی کی گنجائش نہیں۔ حدیث میں ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو علم دنیا کو دیا گیا ہے خدا کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے سمندر سے چڑیا ایک چونچ بھر کر پانی کی لے لے پس جیسے چونچ پانی کی سمندر کے پانی کے مقابل پر کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بالمقابل انسانی ہدائت کے مقامات کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ انسان خواہ کتنے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے پھر بھی خدا کے پاس بے حد و عد درجات ہیں جن پر ترقی کی گنجائش ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ آیت میں اِھدنا ضمیر جمع ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ اے خدا ہم سب کو ہدایت پر قائم کر دے۔ اِھدنی نہیں کہ اے خدا مجھے ہدایت دے۔ اب اِھدنا کی صورت میں اگر سب دنیا ہدایت پر قائم ہو جائے مگر ایک شخص ابھی ہدایت سے باہر ہو۔ تب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اِھدنا الصراط المستقیم کی دعا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ابھی بعض نفوس ہدایت سے باہر ہیں۔

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدمت کا شوق رکھنے والے مخلص احمدی نوجوانوں کے لئے اپنے اس مرکزی سکول میں کام کرنے کا موقع پیدا ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل قابلیت رکھنے والے اساتذہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی سفارش کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔ تنخواہ اور الاؤنس گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دیا جائیگا۔

(۱) بی۔ ایس۔ سی $\frac{\text{بی۔ ٹی}}{\text{بی۔ اے۔ ڈی}}$ ۔
(۲) بی۔ اے $\frac{\text{بی۔ ٹی}}{\text{بی۔ ایڈ۔ ڈی}}$ ۔
(۳) $\frac{\text{ایف۔ اے}}{\text{ایف۔ ایس۔ سی}}$ ۔ سی۔ ٹی ۔
(۴) ایس۔ وی۔ اساتذہ ۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

پتہ میں تبدیلی

چونکہ خاکسار نے اپنی رہائش گاہ بدل لی ہے۔ اس لئے آئندہ خط و کتابت بمبئی بزار روڈ کراچی کی بجائے مندرجہ ذیل پتہ پہ کی جائے۔
"عبد المالک خان مربی سلسلہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳"
(عبد المالک خان)

مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی مرحوم

از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب دسوہا

برادرم مکرم مولوی مصلح الدین صاحب کی وفات ان کے والدین خویش و اقرباء اور ان کے دیگر احباب کے لئے طبعی طور پر ایک صدمہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اس موقعہ پر ان کے والد ماجد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا نمونہ بہت ایمان افروز ہے۔ جو شخص حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ وہ دنیا جہان کے عام دستور کے بالکل برعکس یہ دیکھکر ششدر رہ جاتا ہے کہ اُن کے چہرہ پر افسردگی یا ملال کا اثر نہیں اور وہ بے ساختگی کے ساتھ یہ فرما رہے ہوتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خیر الراحمین ہے وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں انسان کے لئے خیر و برکت ہی ہوتی ہے۔ اس کا ہم پر بڑا ہی فضل ہے۔ میں تو اس دنیا میں بھی اپنے آپ کو ہر حالت میں ایک بہشت میں ہی اور اپنے مولیٰ کی گود میں ہی دیکھتا ہوں۔ بھلا یہ بھی کوئی افسوس والی بات ہے کہ ہمارا بیٹا مصلح الدین ہمارے سامنے بہشت میں کیوں چلا گیا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کیسا فضل ہے۔ مرحوم نے اللہ تعالےٰ کی قضاء و قدر کے ماتحت اس عمر میں فوت تو ہونا ہی تھا۔ مگر اس پر مرکز میں ہی وقت آ گیا۔ جہاں ہزاروں احمدیوں نے اس کے جنازہ میں شریک ہو کر اس کے لئے دعا کی۔ جو اس کی مغفرت اور جنت میں اس کے لئے درجات کی موجب ہوئیں۔ پھر وہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہو کر جنت میں جا پہنچا۔ جو اس کا اصلی گھر تھا حضرت مولوی صاحب کا پُر معارف اور ایمان و یقین سے بھرا ہوا کلام سنکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور قوت قدسیہ نے کیسے کیسے بزرگ پیدا کئے۔ وہ بھی اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں اپنے اپنے ظرف کے مطابق رنگین ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو یاد دلا رہے ہیں:-

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاکم ذوق کم ارتیاح

کہ اے ہمارے پیارے خدا ہم تو مصائب پر بھی راضی ہیں۔ اور نہ صرف راضی ہیں۔ بلکہ ہمیں ان مصائب میں بھی ایک لطف اور مزا معلوم ہوتا ہے نہیں بلکہ ایک راحت محسوس ہوتی ہے اس موقعہ پر حضرت مولوی صاحب کا وہ رویاء پورا ہوتا ہوا نظر آ جاتا ہے۔ جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں دیکھا تھا۔ اور جو آپ کی سوانح حیات الموسوم حیات قدسی میں درج ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے رویاء میں دریافت فرمایا کہ آپ بھی اپنا کوئی مقصد بتائیں تا آپ کا نام بھی اس فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ جن کے لئے میں دعا کروں گا تو آپ نے عرض کیا۔ حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کا عشق اور رضا بالقضا کا مقام حاصل ہو۔ تب حضرت مسیح موعودؑ نے فہرست میرا آپ کے سامنے آپ کا نام بھی درج فرما لیا اور فرمایا کہ دیکھئے آپ کا نام بھی معہ مقصد کے اس فہرست میں لکھ لیا ہے۔ درحقیقت یہی وہ جنت ہے جس کا آغاز اس دنیا سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کے ساتھ اپنے والدین کے تعلقات کے ماتحت مجھے بچپن سے ان کے ساتھ خادمانہ تعلق حاصل ہے اور اس تعلق کے ماتحت مولوی مصلح الدین صاحب مرحوم کے ساتھ ان کے بچپن سے دوستانہ تعلقات چلے آتے تھے مجھے ان کے کئی ایک اوصاف کا ذاتی علم ہے جن کا میں اذکروا موتکم بالخیر کی حدیث نبوی کی تعمیل میں ذکر کرتا ہوں۔

مرحوم پندرہ سولہ سال کی عمر میں ہی تہجد گذار تھے۔ اور کئی دفعہ بلا سحری کھائے نفلی روزے رکھتے تھے۔ وہ طبعاً نمود و نمائش سے دور رہتے تھے۔ ان کی کوشش ہوتی کہ کسی کو ان کی حالت سے اطلاع نہ ہو۔ چنانچہ ان کے والد بزرگوار حضرت مولوی صاحب نے بھی ان کے اس وصف کا ان کی وفات کے بعد ذکر کیا۔

مولوی صاحب مرحوم مولوی فاضل منشی فاضل ادیب فاضل کے ڈگری یافتہ تھے اور ایک حد تک انگریزی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ مطالعہ کتب کا شوق تھا۔ قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے تو ان کو خاص شغف تھا۔ اسلامی تاریخ سے بھی واقفیت تھی۔ صوفیاء اور اولیاء کرام کی کتب کا دلچسپی سے مطالعہ رکھتے تھے۔ ادیبانہ رنگ کی انشا پردازی اور شعر و شاعری سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ بعض ذاتی گفتگو میں بھی ادبیت و ظرافت کا رنگ غالب ہو جاتا تھا۔

اپنی ضروریات و تکالیف کو چھپانے اور قناعت کے لحاظ سے بیحد خود دار واقعہ ہوئے تھے ان کے ایک دوست شیخ محمد انور صاحب نے جو لاہور کے قریب ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں میرے سامنے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو بتایا کہ مولوی مصلح الدین صاحب ایک دفعہ حیدر آباد سندھ سے پیدل سفر کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچے پاؤں متورم تھے اور چھالوں سے بھرے ہوئے تھے۔ میں دیکھ کر حیرت و افسوس میں ڈوب گیا۔ میں نے کہا یہ آپ نے کیا کیا۔ تو کہنے لگے میں نے خیال کیا کسی کو کیا تکلیف دینی ہے۔

مرحوم کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ خاص عقیدت تھی۔ گھنٹوں عجیب والہانہ جوش کے ساتھ علمی دلائل کے ذریعے حضرت مصلح موعود کی شان بیان کرتے۔

مولوی صاحب مرحوم کو مشکلات اور پریشانیوں میں بھی پر سکون ہی دیکھا گیا۔ کبھی بھی ان کے چہرہ پر افسردگی اور ملال کے آثار تکبھی نہ دیکھے گئے۔ نہ ہی حوادث زمانہ کا انہیں گلہ و شکوہ کرتے دیکھا۔ گلا شکوہ غیبت سے سخت پرہیز کرتے . . . . بلکہ اس کا سننا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ صابر و شاکر اور راضی بقضاء اور لوگوں کی خوبیاں ہی بیان کرتے ہوئے انہیں دیکھا گیا۔ گفتگو میں بسا اوقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کے محاسن و کمالات کا ذکر کرتے تھے

افسوس برادرم مرحوم کئی ایک صلاحیتوں کے باوجود منظر عام پر نہ آئے یا نہ آ سکے اور اپنی اچھی قابلیتوں کو جن سے ایک بہت محدود علمی طبقہ ہی واقف ہے۔ ایسے رنگ میں اجاگر نہ کر سکے۔ کہ وہ نمایاں رنگ میں خدام سلسلہ کی صف میں پیش پیش نظر آتے

مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا ایک گاؤں میں میں ان کا ہم سفر تھا۔ وہاں ان کا کافی تبلیغی اثر دیکھنے میں آیا۔ یہ گاؤں لاہور کے قریب ہے۔ جہاں صرف ایک گھر شیخ محمد انور صاحب مذکور کا ہے۔ انہوں نے میرے سامنے حضرت مولوی صاحب کے پاس تعزیت کے موقعہ پر ذکر کیا کہ جب میرے گاؤں میں مولوی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر پہنچی۔ سارا گاؤں تعزیت کے لئے میرے ہاں امنڈ پڑا۔ پھر انہوں نے بیان کیا۔ کہ مرحوم ایک دفعہ رمضان المبارک میں میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ خود تو بعض دفعہ بلا سحری روزہ رکھ لیتے تھے مگر گاؤں سے باہر کئی دفعہ کافی فاصلہ پر میرا کھانا لے کر پہنچے۔

اپنے پیچھے مرحوم اہلیہ اور ایک بیٹا چھوڑ گئے ہیں۔ جس نے آٹھویں کا امتحان دیا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب مرحوم کی اس نشانی کو بابرکت و باد فرمائے۔ اور قابل ترین خادم دین اور خوش نصیب بنائے۔

حضرت سردار عبد الرحمٰن صاحب رضؓ کا ذکر خیر

از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۔ ربوہ

موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی سے حضور کے اصحاب نے کس طرح اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لی یہ لمبا مضمون ہے۔ میں اس جگہ صرف ایک صحابی یعنی حضرت سردار عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم مرحوم کے متعلق ایک دو باتیں اختصار سے عرض کرتا ہوں جب میں ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء میں غیر احمدی ہونے کی حالت میں قادیان کے تعلیم الاسلام سکول میں داخل تھا تو اس وقت حضرت ماسٹر صاحب سکول کے سٹاف میں تھے۔ اور مجھے اُن کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا۔

بخلاف آج کل کے عام اُستادوں کے جو صرف سطحی طور پر اپنا وقت گزار کر چل دیتے ہیں یا بچوں کو ایسی غیر ضروری باتوں میں مشغول رکھتے ہیں جنہیں سکول Activities کا نام دیا جاتا ہے۔ اور جو رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے دوری کا باعث بن جاتی ہیں۔ حضرت ماسٹر صاحب مرحوم نہایت سنجیدگی اور محنت سے پڑھاتے تھے۔ بلکہ فالتو وقت میں بھی بچوں کو سمجھاتے رہتے تھے، یہاں تک کہ آپ کو اپنے جانے اور کھانے کا بھی خیال نہ رہتا تھا۔ اگر کسی جگہ سے گزرتے وقت بھی اُن سے کوئی سوال پوچھا جاتا۔ تو وہیں ٹھہر جاتے۔ اور جب تک سائل کی تسلی نہ ہو جاتی آگے نہ جاتے۔ آج کل سکولوں اور کالجوں میں بچوں کی اصلاح کی پرواہ نہیں کی جاتی اور عام طور پر کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں لیکن حضرت ماسٹر صاحب مرحوم ایسے درد اور انہماک سے بچوں کی اصلاح فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض ظاہر ہونے لگتی تھی۔ غرضیکہ بچوں کی صحیح تعلیم، تربیت اور اصلاح کا بے حد جوش اُن کے اندر موجود تھا۔ یہی وہ جوش تھا جس نے ان سے تبلیغی میدان میں بھی بہت سے کارہائے نمایاں سر انجام دلوائے ان کے لباس اور عادات کی سادگی ۔ بلند اور پاکیزہ خیالی اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں انہماک نیز اسی طرح بعض دوسرے بزرگان سلسلہ کے نیک خصائل ہی تھے۔ جنہوں نے اس وقت مجھے اور بعض دوسرے غیر احمدی لوگوں کو آخر کار جماعت احمدیہ میں داخل کر دیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

درخواست دعا

مکرم منشی محمد الدین صاحب ٹھیکیدار از بھیرہ سرگودھا عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ اور بہت کمزوری ہو گئی ہے۔

احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب

دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہو جانا ضروری ہے۔ ان قواعد کی روشنی میں تمام زعماء و زعماء اعلیٰ اور ناظمین انصار اضلاع کو فرداً فرداً انتخاب کے لئے چٹھیاں تحریر کی جا چکی ہیں۔ اور الفضل میں بھی کئی بار اعلان ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے نئے انتخاب کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تمام متعلقہ عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے نام امیر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ یا ان کا نیا انتخاب ہوا ہے ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے تین بی۔ٹی۔ اور ایک ایس وی چار استانیوں کی فوری ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش رکھنے کی خواہشمند معلمات اپنی درخواستہائے مع مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ بنام مینجر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ارسال فرمائیں۔ درخواست میں اپنے خاص مضامین درج کریں۔ ایم اے بی ایڈ کو نیز بی اے اور بی ٹی میں حساب، تاریخ، جغرافیہ، سائنس وغیرہ مضامین رکھنے والی معلمات کو ترجیح دی جائے گی۔ بی ٹی کے لئے ابتدائی تنخواہ ۔/۱۳۰ روپیہ علاوہ الاؤنس ہوگی۔ اور ایس وی کے لئے ۔/۶۰ روپیہ علاوہ الاؤنس۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ ایم اے۔ بی ایڈ کو ممکن ہے ۔/۱۳۰ روپیہ سے زیادہ تنخواہ دی جاسکے۔

(مینجر نصرت گرلز ہائی سکول۔ ربوہ)

عزم حج

مکرمی مستری شیر محمد صاحب مالک کارخانہ صابن اندرون دروازہ کیھاراں نیا بازار قصور ضلع لاہور ۱۰-۵-۵۹ کو بذریعہ بحری جہاز عازم حج ہو رہے ہیں۔ دیگر عازمین حج مطلع رہیں تاکہ اگر سفر اکٹھا ہو سکے تو اس کا انتظام کر لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مستری صاحب کو حج کی سعادت سے نوازے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

جو احباب حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو دعائیہ خط لکھتے ہیں حضرت بھائی صاحب ان کے لئے دعا التزام سے کرتے ہیں مگر بوجہ ضعیف العمری ان خطوط کے جواب سے معذور ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ نیز چند روز سے حضرت بھائی صاحب موصوف وجع المفاصل کے باعث بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے حضرت بھائی صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر اخبار بدر قادیان)

رسالہ اصحاب احمد کے متعلق اطلاع

اصحاب احمد جلد ششم زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ شہادت تک تیار ہو جائے گی۔ تین صد تیرہ صحابہ میں سے تین بزرگان حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب اور دو دیگر صحابہ کے مفصل اور صحابہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس میں بہت سا غیر مطبوعہ ایمان افروز مواد جمع کیا گیا ہے۔ جن دوستوں کا چندہ ختم ہو چکا ہو وہ اپنا چندہ امانت ذاتی "اصحاب احمد" میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیں۔ کتاب طبع ہونے پر "احمدیہ بک ڈپو" ربوہ سے مل سکے گی۔

(ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ انتخابات

سال رواں کے لئے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:

صدر۔ پرویز پرواز ی ——— نائب صدر۔ لطیف احمد قریشی

سیکرٹری۔ ناصر احمد خالد ——— جائنٹ سیکرٹری۔ حنیف احمد باجوہ

(ناصر احمد خالد سیکرٹری)

ولادت

مؤرخہ ۱۲-۳-۵۹ بروز جمعرات۔ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لڑکی کا نام امتہ الشمیم تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ میاں سراج الدین صاحب درویش قادیان کی پوتی ہے۔

(حمید اللہ صابر کارکن دفتر محاسب۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم سردار کرم داد خاں صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب یک لخت ان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی ہے اور پیشاب سے خون آنے لگ گیا ہے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کرام مکرم سردار صاحب کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔

منظور الدین چوہدری (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

(۲) میرا لڑکا عزیزم کرامت فاروق عرصہ سے ایک بیماری میں مبتلا ہے۔ اب اس کا اپریشن ہوا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(صغریٰ فاطمہ بنت شیخ فضل حق صاحب مرحوم)

(۳) حضرت بابو فقیر علی صاحب سابق سٹیشن ماسٹر قادیان جو کہ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ آپ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(بشیر احمد قمر شاہد احمد نگر)

(۴) خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ حمیدہ بیگم چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد قمر شاہد احمد نگر)

(۵) میرے ماموں جان مکرم میجر محمد حنیف صاحب ملٹری ڈیری فارم کو کچھ مشکلات کا سامنا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

(امتہ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ)

(۶) خاکسار کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

(عبدالرحمٰن آف کوٹ احمدیاں انسپکٹر وقف جدید)

(۷) میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف صحابی بعارضہ پانزلہ کھانسی و ضیق النفس عرصہ سے بیمار ہیں نیز میرا بچہ مبارک علی خاں بعارضہ نزلہ کھانسی بیمار ہے اور بندہ کئی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احمد علی خان امجد پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ)

(۸) میرے ماموں صاحب خان محمد یوسف خان صاحب جو آجکل امریکہ میں ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ڈاکٹروں نے مرض لاعلاج قرار دیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ حبیب الرحمٰن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نشتر اسپتال ملتان

(۹) بندہ نے ایک مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ احباب کرام اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رفیق بھٹی سرپنچ پنچایت کوٹ ہاں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ)

(۱۰) میری ہمشیرہ صاحبہ ایک عرصہ سے بلڈ پریشر، ذیابیطس اور دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصر احمد ناگپوری)

(۱۱) مجھے بائیں پاؤں پر سائیٹیکا ڈسک ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے جلد صحت یاب کر دے۔

(محمد اسحاق ظفر آباد ٹولکا ضلع حیدر آباد)

(۱۲) میرا بچہ عزیزم عبدالکریم بعارضہ ٹائیفائڈ کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبداللطیف بیدیانوالہ $\frac{61}{R\cdot B}$ ضلع لائلپور)

(۱۳) خاکسار کے نانا جان جو صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صفدر بھٹی (اے۔ایس۔او کیڈٹ) پی۔ٹی۔ایس کراچی)

(۱۴) خاکسار کی اہلیہ عرصہ اڑھائی سال سے بیمار ہے۔ اب چند روز سے کمزوری زیادہ بڑھ گئی ہے بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شفیع سکنہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ)

(۱۵) میری والدہ محترمہ جو کہ صحابیہ ہیں تقریباً ایک ماہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منور احمد از ملتان)

(۱۶) خاکسار کے والد حاجی بقا اللہ صاحب (بھوپالوی) گذشتہ تین ہفتے سے سخت بیمار ہیں اور دو ہفتے ہوئے موصوف کے جسم کے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے موصوف بہت ہی مخلص اور نیک احمدی ہیں۔ صحابی ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ احباب والد صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(انوار اللہ مرکزی پاپوش الاٹمنٹ کراچی)

(۱۷) برادرم عزیز منصور علی صاحب وکیل بھاگلپوری عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں علاج کے لئے کلکتہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید نور الحق ڈرگ روڈ کراچی)

(۱۸) میری ہمشیرہ محمودہ بیگم اہلیہ مولوی محمد سعید صاحب مبلغ بورنیو دل کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(سعیدہ بیگم از گوجرانوالہ)

(۱۹) میرے والد چوہدری محمد طفیل صاحب عرصہ سے بعارضہ جوڑوں کے درد بیمار ہیں۔ پریشان بہت ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم کریالوالہ ضلع لائلپور)

سرمایہ کاری کو فروغ دینے کیلئے ادارے قائم کئے جائیں گے

وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم کا اعلان

لاہور ۳۱ مارچ۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم نے اعلان کیا ہے کہ حکومت صنعت کاروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کی خواہاں ہے۔ چنانچہ مرکز اور صوبائی ہیڈ کوارٹروں پر سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے بیورو قائم کئے جائیں گے۔

وزیر صنعت کل شام لاہور میں صنعت کاروں اور تاجروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ انوسٹمنٹ پروموشن بیورو صنعت کاروں کو پرمٹوں، تعمیر کا سامان، خام مال، بجلی اور دوسری سہولتوں کے لئے درخواستیں دینے میں مدد دے گا۔ آپ نے کہا کہ یہ بیورو سرمایہ کاروں کی موجودہ پریشانیاں ختم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ مسٹر ابوالقاسم نے یہ توقع ظاہر کی کہ ایسے بیورو صنعتوں میں سرمایہ لگانے کی حوصلہ افزائی کریں گے اور ان کی مدد سے صنعتوں کے لئے سرمایہ حاصل کرنا آسان ہو جائے گا

کانیں

وزیر صنعت نے یہ بھی بتایا کہ معدنیات کی ترقی کے لئے مرکز میں کانوں کا ایک بیورو قائم کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ کانوں کی صنعتوں کے لئے کافی سرمایہ اور فنی معلومات کی ضرورت ہے چنانچہ ان صنعتوں کی ترقی کے لئے غیر ملکی امداد اور سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور وزیر صنعت نے یہ توقع ظاہر کی کہ آئندہ چند سال میں حکومت معدنی وسائل کو کافی فروغ دے سکے گی۔

وزیر صنعت نے اعلان کیا کہ کراچی، لاہور اور ڈھاکہ میں چھوٹی صنعتوں کی تین کارپوریشنیں قائم کی جائیں گی۔ جو صناعوں اور صنعتوں میں ملازم دوسرے لوگوں کو قرضہ اور مصنوعات کی سہولتیں دینے کے علاوہ بھاری مقدار میں خام مال بھی درآمد کریں گی تاکہ مختلف یونٹوں میں اس خام مال کی منصفانہ تقسیم ہو سکے۔ وزیر صنعت نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد ملک بھر میں چھوٹی صنعتوں اور درمیانہ درجے کی صنعتوں کے فروغ کی حوصلہ افزائی ہے۔ اس طرح بے شمار لوگوں کو روزگار مل سکے گا۔ اور عوام کی قوت خرید میں اضافہ ہوگا۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ حکومت مختلف صنعتوں کے لئے مشیر بھی مقرر کر رہی ہے تاکہ وہ صنعتکاروں کے نقطہ ہائے نظر اور مشکلات سے آگاہ رہ سکے اور صنعت کاروں کو بھی حکومت کی پالیسیوں سے آگاہ رکھا جا سکے۔ وزیر صنعت نے کہا کہ چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ڈپٹی کمشنر ان کمیٹیوں کے سربراہ ہوں گے۔ یہ کمیٹیاں ضرورت مندوں میں لوہا، فولاد اور سیمنٹ تقسیم کریں گی۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ حکومت ایسے مؤثر اقدامات کر رہی ہے کہ پرمٹ ہولڈر خام مال بلیک مارکیٹ میں فروخت نہ کر سکیں۔ حکومت ایسی بدعنوانیوں کی تحقیقات کر رہی ہے۔

فولاد

وزیر صنعت نے بعض حلقوں کے ان خدشات کو بے بنیاد قرار دیا کہ حکومت ملک میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ مسٹر ابوالقاسم نے کہا "ہمیں ملک میں فولاد کے کارخانہ کی سی بنیادی صنعت قائم کرنے کی زبردست اہمیت کا پورا احساس ہے۔ لیکن ایسی بڑی صنعت پر کام شروع کرنے سے پہلے ہم اس کے امکانات کے متعلق واضح یقین دہانی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت ہم مختلف طریقوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اور ماہرین سے معلوم کر رہے ہیں کہ اپنے کوئلہ کی مدد سے خام لوہے کو صاف کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہوگا۔

پرائس کنٹرول

وزیر صنعت نے صنعت کاروں اور تاجروں کو بتایا کہ نرخوں پر کنٹرول جاری رکھنا نئی حکومت کی تجارتی پالیسی کی مستقل خصوصیت نہیں ہے۔ حکومت نجی کاروبار کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے۔ ملک نے چند سال کے مختصر عرصہ میں جو صنعتی ترقی کی ہے۔ اس نے نجی صنعتوں پر حکومت کا اعتماد متزلزل نہیں کیا۔ تاہم حکومت عوام کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔ چنانچہ وہ صنعت کاروں کو یہ اجازت نہیں دے گی کہ عوام کو لوٹیں حکومت نے عوام کے تحفظ کے لئے ہی پرائس کنٹرول نافذ کیا ہے۔ وزیر صنعت نے کہا ہے کہ یہ کنٹرول رفتہ رفتہ ہٹا دیا جائے گا۔ اور ملکی معیشت کو اس پابندی سے آزاد کر دیا جائیگا

وزیر صنعت نے تاجروں اور صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ حکومت سے تعاون کریں اور ملک کی تعمیر و استحکام میں صحیح اور مفید کردار ادا کریں آپ نے کہا "پاکستان جیسے پس ماندہ ملک میں سیاسی اور اقتصادی استحکام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ گزشتہ چند سال میں یہاں حکومتیں آئے دن تبدیل ہوتی رہیں جس سے نہ صرف ملک سیاسی استحکام سے محروم ہوا بلکہ اسے اقتصادی طور پر بھی دیوالیہ پن کا شکار ہونا پڑا۔ ان حالات میں جنرل محمد ایوب جیسی شخصیت کو اپنا فرض ادا کرنا پڑا نئی حکومت نے چند مہینوں کے اندر سیاسی اور اقتصادی عدم استحکام روک دیا۔ اور اب حالات روبہ اصلاح ہیں۔

جاپانی فرموں سے بجلی گھر کی تعمیر کا معاہدہ

کراچی ۳۱ مارچ۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے دو جاپانی فرموں سے مشرقی پاکستان میں فینچو گنج کے زیر تعمیر کھاد کے کارخانے کیلئے بجلی گھر کی تعمیر کا معاہدہ کیا جو سلہٹ گیس سے چلے گا۔ اور تیس ہزار کلوواٹ بجلی تیار کرے گا۔ اس کارخانے پر چار کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ یہ بجلی گھر پی آئی ڈی سی کے زیر اہتمام تعمیر کیا جائے گا

ملک کے دونوں حصوں میں ایک ایک کواپریٹو کالج کھولا جائے گا

امداد باہمی اور دیگر متعلقہ مضامین کی تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے اقدامات

کراچی ۳۱ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے امداد باہمی اور دیگر متعلقہ مضامین کی تعلیم کے لئے ملک کے دونوں حصوں میں امداد باہمی کا ایک ایک کالج قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے لئے کواپریٹو کالج ڈھاکہ میں قائم کیا جائے گا۔ مغربی پاکستان کے لئے جو کالج قائم کیا جائے گا وہ لاہور میں ہوگا۔ مشرقی پاکستان کے کالج کے واسطے رقم کی منظوری عنقریب دے دی جائے گی۔

ان کالجوں کے قیام کی تجویز کواپریشن مارکیٹنگ اور کریڈٹ سے متعلقہ کل پاکستان کانفرنس نے اپنے مارچ ۱۹۵۷ء کے اجلاس میں پیش کی تھی۔ ان کالجوں میں محکموں کے امیدواروں کے علاوہ دوسرے افراد بھی داخلہ لے سکیں گے۔

توقع ہے کہ مشرقی پاکستان کے کواپریٹو کالج کے لئے عمارت کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔ کالج کی عمارت کا نقشہ قطعی منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

عالمی ادارہ محنت کے ایک مشیر مسٹر وابرٹ سٹیئر موریس نے امداد باہمی کی تعلیم کے بارے میں "مارفی منصوبہ کار" کے متعلق اپریل ۱۹۵۸ء میں رپورٹ پیش کی تھی۔ ان کالجوں میں تعلیم اسی منصوبہ کے مطابق دی جائے گی۔ عالمی ادارہ محنت کے اس مشیر نے مشرقی و مغربی پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اور انجمن ہائے امداد باہمی کی تعلیم سے متعلقہ مسائل پر بحث کی تھی۔

اٹیمی کمیشن کو ساڑھے بارہ کروڑ پونڈ کی آمدنی

لنڈن ۳۱ مارچ۔ برطانوی ایٹمی توانائی کے کمیشن کو ۶۰-۱۹۵۹ء میں ایٹمی مصنوعات کی فروخت سے ۱۲ کروڑ ۹۳ لاکھ پونڈ کی آمدنی متوقع ہے۔ ۵۹-۵۸ء میں ۶۸ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوئی تھی۔

روزانہ ایئر کنڈیشنڈ سروس

لاہور ۳۱ مارچ۔ حال ہی میں جرمنی سے ریل کے جو دو اور ایئر کنڈیشنڈ ڈبے درآمد کئے گئے تھے وہ یکم اپریل ۵۹ء سے پشاور کینٹ اور کراچی شہر کے درمیان ۱-اپ اور ۲-ڈاؤن خیبر میل ٹرینوں کے ساتھ چلائے جائیں گے۔ ان ڈبوں کے چلنے سے پشاور اور کراچی کے درمیان روزانہ ایئر کنڈیشنڈ سروس شروع ہو جائے گی۔

تبت کا معاملہ سیٹو کونسل میں

لنڈن ۳۱ مارچ۔ سفارتی مبصروں سے معلوم ہوا ہے کہ سیٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس آٹھ اپریل سے دس اپریل تک ولنگٹن (نیوزی لینڈ) میں ہو رہا ہے۔ اس میں تبت کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

نو ہزار جنگلی سؤر ہلاک کئے گئے

ملتان ۳۱ مارچ۔ صوبائی محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف نے ملتان ڈویژن میں فصل ربیع کے دوران نو ہزار سے زائد جنگلی سؤر ہلاک کئے۔ یہ مہم فصلوں کو بچانے کے لئے شروع کی گئی تھی۔

اعظم گڑھ کے قریب ہولی پر فساد

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ اعظم گڑھ (یوپی) سے آٹھ میل دور مبارک پور کے قصبہ میں ہولی پر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جس میں چوبیس اشخاص مجروح ہوئے۔

مصری پونڈ کی قیمت میں اضافہ

قاہرہ ۳۱ مارچ۔ گزشتہ چند روز میں زیورچ اور ایمسٹرڈم میں مصری پونڈ کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ ر دی آنا کی منڈیوں میں بھی مصری بنک نوٹ کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

فوجی افسروں کی طرف سے سیالکوٹ کا معائنہ

سیالکوٹ ۳۱ مارچ۔ مارشل لا حکام کی طرف سے بھیجے گئے دو فوجی افسروں نے کل سیالکوٹ شہر کا اچانک معائنہ کیا۔ ان کے ہمراہ سٹی مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر بھی تھے۔ انہوں نے شہر کے مختلف حصوں کے تاجروں اور دوکانداروں سے ملاقات کی بازاروں کے عام حالات دیکھے اور نرخوں کا رجحان معلوم کیا۔

بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت کو تبت کے عوام سے ہمدردی ہے اور ہماری حکومت کسی ملک سے احکام حاصل نہیں کرے گی ساتھ ہی پنڈت نہرو نے کمیونسٹ چین سے دوستی برقرار رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

لاہور سردی کی لپیٹ میں

لاہور ۳۱ مارچ۔ صوبائی دارالحکومت میں کل بارش اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے سردی کی شدت میں کافی اضافہ ہو گیا اور درجہ حرارت کم ہو کر معمول سے ۱۳ ڈگری نیچے آ گیا۔

گزشتہ دو تین دن سے لاہور میں مطلع ابر آلود تھا۔ چنانچہ کل صبح نو بجے کے قریب ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوئی۔ جو بعض اوقات بارش کی صورت اختیار کر جاتی تھی۔ اور بارہ بجے شب تک یہاں قریباً پونا انچ بارش ہو چکی تھی

ملک کی فارغ البالی کیلئے کفایت شعاری کی ضرورت

وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کی تقریر

کراچی یکم اپریل، وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل بجٹ کی تقریر میں پاکستانی عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کو فارغ البال بنانے کے لئے کفایت شعاری سے کام لیں۔ آپ نے نئے بجٹ کو متوازن قرار دیا۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ نئی حکومت جلد از جلد پیداوار بڑھانے کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا رہی ہے اور گندم کی اچھی فصل ہونے کے بعد اقتصادی صورت حال اطمینان بخش ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ نئے بجٹ میں ملک کی مالی حالت میں توازن بحال کرنے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ہے۔ اور ترقیاتی پروگراموں کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

مسٹر محمد شعیب وزیر مالیات پاکستان نے یکم اپریل سے تیس جون ۱۹۵۹ء تک کا عبوری بجٹ پیش کرتے ہوئے عوام کو یاد دلایا کہ پاکستان کا مالی سال یکم جولائی سے شروع کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے لہذا پورے سال (یکم جولائی ۱۹۵۹ء سے تیس جون ۶۰ء تک) کا بجٹ امسال جون میں کسی وقت پیش کیا جائے گا۔ فی الحال تین ماہ تک کام چلانے کے لئے عبوری میزانیہ تیار کیا گیا ہے۔ یہ تین مہینے درحقیقت موجودہ مالی سال کی توسیع کی حیثیت رکھتے ہیں، جسے عام حالات میں آج ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ آپ نے کہا کہ یکم اپریل ۱۹۵۹ء سے تیس جون ۱۹۵۹ء تک کے تخمینے ۶۰-۱۹۵۹ء کے بجٹ کے ساتھ پیش کر دیئے جائیں گے۔ چونکہ ان تین مہینوں کو موجودہ مالی سال کا جزو قرار دیا جا رہا ہے لہذا اگر اس مدت کے لئے حکومت کی طرف سے مصارف کے لئے کوئی رقم مخصوص کر دی جاتی اور اسے بجٹ کی باقاعدہ شکل نہ دی جاتی تو حکومت کے لئے اس کا حساب آسان رہتا لیکن حکومت عوام کو پوری طرح اعتماد میں لینے کی خواہاں ہے لہذا اس کی خواہش یہ ہے کہ مالیات اور اقتصادیات کی صحیح تصویر عوام کے سامنے پیش کر دی جائے۔ لہذا میں بجٹ کے اعداد و شمار کے ساتھ وائٹ پیپر کے علاوہ ترقیاتی منصوبوں کی ترقی کی رفتار کے بارے میں بھی رپورٹ پیش کر رہا ہوں تاکہ ملک کی صحیح اقتصادی تصویر ملاحظہ کی جا سکے۔ وائٹ پیپر میں بعض اعداد و شمار سے واضح کیا گیا ہے کہ جس وقت موجودہ حکومت نے اختیار سنبھالا تھا۔ ملک کے حالات کیسے تھے اور اب حالات میں کیا تبدیلی آئی ہے، اس کے علاوہ اس میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ حکومت صورت حال کی اصلاح کے لئے کیا قدم اٹھانا چاہتی ہے۔

بدترین اقتصادی پوزیشن

وزیر مالیات نے کہا کہ جب چھ ماہ پیشتر آپ کی نئی حکومت معرض وجود میں آئی تو ملک کا اقتصادی ڈھانچہ مضمحل ہو چکا تھا اور مالیات کی صورت حال بے حد خطرناک حد تک پہنچ چکی تھی ملک اقتصادی لحاظ سے تباہ ہو چکا تھا روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کا توڑا تھا۔ نرخوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا تھا، خوراک کی قلت تھی۔ افراط زر ملک کی معیشت کی کمر توڑ رہا تھا، زرمبادلہ پیدا کرنے کی سکت ختم ہوتی جا رہی تھی۔ ملک کے محفوظ ذخیرے ختم ہوتے جا رہے تھے، حکومت کے مالیات میں برداشت خسارہ تھا، تجارت بداعمالیوں کی نذر ہو چکی تھی اور سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کو فروغ حاصل ہو رہا تھا۔ سابق حکومتیں وقتاً فوقتاً ان برائیوں کے سدباب کے لئے مختلف تدابیر سوچتیں لیکن ان کے پروگرام دھرے کے دھرے رہ جاتے اور کبھی اس قسم کے کسی بھی پروگرام پر عمل نہیں ہونے پاتا تھا ملک کی اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے سخت اقدام کی ضرورت تھی۔ اور مارشل لاء کے نفاذ کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔

بڑھتے چڑھتے نرخ

وزیر مالیات نے کہا کہ مارشل لاء کے نفاذ سے بہت پہلے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کے نرخوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا، افراط زر کا بول بالا تھا اور ضروری اشیاء نایاب تھیں ایک طرف حکومت سٹیٹ بنک سے قرض لے کر افراط زر میں اضافہ کر رہی تھی۔ دوسری طرف برآمدی تجارت روز بروز گھٹتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے زرمبادلہ پیدا کرنے والی طاقت ختم ہوتی جا رہی تھی۔ پاکستان ایسی اشیاء کی درآمد گھٹانے پر بھی مجبور ہو گیا تھا جو ہماری صنعتوں کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتی ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہی نکل سکتا تھا کہ ضروری اشیاء کی تعداد گھٹ جائے۔ اور نرخ بڑھنے لگیں

قیمتوں پر کنٹرول

مسٹر شعیب نے کہا کہ ان حالات کو الف میں آپ کی حکومت نے قیمتوں پر سخت قسم کا کنٹرول نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہم یہ یقین حاصل کرنا چاہتے تھے کہ ضروری اشیاء کی دستیاب تعداد کی تقسیم غیر منصفانہ نہ ہو جائے اور کوئی شخص اشیاء کے توڑے کی وجہ سے عوام کے مصرف پر تجوریاں نہ بھرنے پائے ایسے حالات میں قیمتوں کا کنٹرول ہی ایسا ذریعہ نظر آتا تھا جو ذخیرہ کرنے والوں اور تاجروں کو اپنی رقم کم کرنے کے لئے مجبور کر سکتا تھا۔

یقیناً اب [illegible] میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ضروری اشیاء کی قیمت فروخت، لاگت یا درآمدی نرخ کی [illegible]

بنیاد پر مقرر ہونی چاہیئے۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے فراہمی میں اضافہ کیا جائے۔ دوسری طرف ہماری کوشش یہ ہے کہ سٹیٹ بنک سے قرض لینا ترک کیا جائے تاکہ اشیاء کی فراہمی کیلئے جو رقم قرض لی جائے وہ افراط زر کی شکل میں ملک کے اقتصادیات کو تباہ کرنے کا موجب نہ بنے +

مسجد مبارک میں درس القرآن

(بقیہ صفحہ اوّل)

سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ تک مکرم قاضی صاحب نے سورۃ یونس سے سورۃ مریم تک اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے سورۃ مریم سے سورۃ روم تک درس دیا تھا۔ جن دنوں مکرم قاضی صاحب موصوف سورۃ مائدہ سے سورۃ یونس تک کا درس دے رہے تھے ایک دن قاضی صاحب ایک ضروری کام کے باعث تشریف نہیں لا سکے تھے اسلئے اس روز آپکی عدم موجودگی میں مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے ساتویں پارہ کا درس دیا۔ اب ۳۱ مارچ سے اسی سلسلہ میں محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے سورۃ روم سے درس شروع کیا ہے۔ جب آپ سورۃ احقاف تک درس مکمل کر لیں گے تو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سورہ احقاف سے سورۃ الناس تک درس دیں گے اور اس طرح ۲۹ رمضان المبارک تک پورے قرآن مجید کا درس مکمل ہو جائے گا۔

درس روزانہ نماز عصر کے بعد چار بجے سہ پہر سے شروع ہو کر چھ بجے شام تک جاری رہتا ہے۔